جلد ۵ | بمبئی دوشنبہ ۳ شعبان المعظم ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۶ نومبر ۱۹۰۰ء | نمبر ۴۸

مقدس مسلم ایجیکشن
ترکی ایرانی میل جول

شہنشاہ ایران جو قسطنطنیہ تشریف لیگئے تو اعلیحضرت ظل سبحانی نے کچھ ایسی آؤ بھگت کی اور اس خلوص کے ساتھ ملاقات کی کہ تمام زمانہ کو یہ بات ثابت ہو گئی کہ سلطان جیسا بے تعصب۔ دوراندیش۔ اب تک تو کیا۔ پہلے بھی کوئی نہیں ہوا۔ شہنشاہ ایران مدظلہ العالی اس ملاقات سے بہت خوش ہوئے۔ اور پرائیوٹ طور پر بعض معاملات میں مشورہ لیا۔ اور روم کے وزرا۔ اور شہزادگان کو اپنی جڑاؤ تصویریں لطیفہ تمغوں کے عنایت فرمائیں۔ اعلیحضرت ظل سبحانی نے بھی وزیر ایران کو تمغہ عنایت فرمایا۔ غرض خوب بے تکلفی اور محبت کی ملاقاتیں رہیں۔ خدا کرے کہ ہمیشہ میل جول قائم رہے۔

چھپ چھپ کر لڑتے ہیں

ٹرانسوال برٹش ہمارے گورنمنٹ کے بہت کچھ ہٹ گئے مگر جو ایسے حرامزادے ہیں کہ اپنی شرارت سے اب بھی باز نہیں آتے۔ کمبختوں کو یہ تو حوصلہ ہوتا نہیں کہ سرمیدان ہماری بہادر فوج سے دو دو ہاتھ کی ٹھہرائیں لونڈوں کی طرح چھپ چھپا کے حملے کرتے ہیں۔ جیسا ہم سنتے ہیں کہ برٹش فوج کہیں سامان رسد لیجا رہی ہے تو اسکے پیچھے لگ کر اوپر آپڑتے ہیں اور ایسی گھات لگا کے بیٹھتے ہیں کہ ہماری بہادر فوج اونکی مردم شماری ہی میں رہجاتی ہے اور وہ ہاتھ اسکے جلتی پر جاتے ہیں پچھلے ہفتہ تو کئی خبریں ایسی آچکی تھیں اب اور تازہ خبر سنئے کہ لوٹا کجھب سے ہماری بہادر فوج سامان رسد لیجا رہی تھی اور غفر کیا عقبہ اتفاق سے ہوئی روان بھی کرنا بجا فوج بلا سامان کی طرح [illegible] آپڑے اور [illegible] سامان رسد [illegible]

تولید سعید فرزند دلبند محسن

۱۸ ـــ ہجری ـــ ۱۳

ہم کو یہ سنکر بہت بلکہ نہایت بلا بے انتہا خوشی ہوئی کہ عالیجناب منشی محمد حسن صاحب المتخلص بہ احسن رئیس اعظم بمبئی کو خداوند کریم نے فرزند نرینہ عطا فرمایا اور زیادہ تر اس وجہ سے خوشی ہوئی کہ اس برخوردار کا نام عبدالحمید رکھا گیا گو کہ یہ نام خاندانی کنبہ ہی کا تجویز کیا ہوا ہے مگر یہ بھی ہمارے عالی دماغ رئیس کی جودت کا ایک نمونہ ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ نام بشرط راس آجانے کے فی زمانہ نہایت ہی مبارک ہے سلطان عالی مرتبت اور نیز جان نثار قوم اور دولت کو بھی [illegible] کہ خدا کے فضل و کرم اور اسکے حبیب پاک کے طفیل سے سارا [illegible] جیسا خدا کرے ہمارے منشی محمد حسن صاحب کے برخوردار کا بھی طالع ہمیشہ فروزاں رہے غالباً اسی خوشی

تنگ تو ہوئے شکستہ نہیں ہوتے

ہمارے جنگی افسر آجکل ڈچ ٹنکی اس بیحیائی پر تعجب ظاہر کر رہے ہیں کہ ہم اون کو شکستیں دیتے دیتے تھک گئے۔ مگر اون کمبختوں کا دل شکستہ نہیں ہوتا اون کو ہم نے سیکڑوں شکستیں دیڈالیں مگر وہ ایسے نابکار ہیں کہ ہر شکست کو اپنی ہی فتح سمجھ لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بے دل نہیں ہوتے۔ جسقدر ہم اونکا نقصان کرتے ہیں اوسیقدر زیادہ مستعد ہوتے جاتے ہیں۔ آجکل تو لیس و ریلوں اور بسہ فا نون پر خوب بڑھ بڑھ کے ہاتھ مارتے ہیں۔ اس وحشت کا بھلا کیا ٹھکانا ہے کہ ابھی ان نے کمبرلی کے جنوب میں ۲ جگہہ سے پل کو توڑ ڈالا۔ اب بتائیے کہ ہماری بہادر فوج اون کا صفایا کرے تو کیسے کرے۔ وہ ریلوں کی مرمت کراتی پھرے یا ڈچوں کی گرد میں اوڑاتی پھرے اور اگر یہی کام اختیار کرے تو بھی مشکل ہے کیونکہ اون لوگوں کا یہ حال ہے کہ ادھر سے بجلی ڈوب گئے ادھر سے بجلی ڈوب گئے اور آناً فاناً میں کوسوں دور نکل گئے۔ آجکل ٹرینگارے کی طرف ڈچوں کی یورش ہو رہی ہے۔ ٹوٹی بکھری فوجیں ادھر ادھر سے نکل رہی ہیں اور ٹڈی دل کیطرح کسی نہ کسی مقام پر جا جاتی ہیں۔ بعد میں ہماری فوج کو خبر ہوتی ہے۔ تو یہ اون کی خبر لینے کے لئے دوڑتی ہے۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ اون کی سرکوبی کا موقعہ نہیں ملتا۔ کیونکہ جب ہماری فوج اونکے قریب پہونچتی ہے تو وہ کنی کاٹ جاتے ہیں اور اس پھرتی کے ساتھ بجلی ڈوب جاتے ہیں کہ گویا وہاں تھے ہی نہیں۔ ہماری بہادر فوج ڈھونڈھتی ہی رہجاتی ہے۔

سبکو دھتا بتا دی

چچا روس آخر کو پولیٹکل چال چل گئے۔ منچورین ریلوے پر پہلے تو اپنا اڈنگا خاص طور پر جمایا۔ دوسری طاقتوں نے جب یہ دیکھا کہ یہ تو معاملہ ہی دگرگون ہوا جاتا ہے تو دخل در معقولات کی کارروائی شروع کر دی روس خان نے جب یہ حال دیکھا کہ دوسری طاقتیں کھیل بگاڑنے کی کوشش کر رہی ہیں تو اونکی تسلی کے لئے اعلان دیدیا کہ گھبراؤ نہیں۔ تمہارا حصہ سبھی کی کمائی میں سے رکھا جاتا ہے۔ تم یہ سمجھنا کہ ریلوے لائن کو ہم اپنے گھر میں اوٹھالیجائینگے اسکی جو نفع ہم حاصل کرینگے تمکو بھی اوتنا ہی پہونچا دینگے۔ یہ سنکر دوسری سلطنتیں خاموش ہو گئیں کہ بے مشقت ہمکو فائدہ پہنچتا ہے۔ اگر ہمارے حسب منشا نہ ہوگا تو خیر [illegible] پہنچیگا ہم اوسکو بھاگتے بھوت کی لنگوٹی سمجھ لینگے۔ پھر ادھر سے سبنے توجہ اوٹھالی اور ادھر ادھر کی فتوحات میں سبکی توجہیں مصروف ہو گئیں۔ روس خان اسی تاک میں لگے ہوئے تھے کہ دوسری سلطنتیں ذرا بھی غافل ہوں تو میں اپنا انتظام پختہ کر لوں اور پھر سبکو دھتا بتادوں چنانچہ انہوں نے تمام لین پر اچھی طرح اپنا اڈنگا جمالیا۔ اور ایک اعلان دیدیا کہ اس ریلوے کو کوئی سلطنت کسی قسم کے نفع کی امید نہ رکھے یہ ہماری فوجکا ہاتھ پیروں کی محنت سے حاصل کی گئی ہے۔ ہم اسمیں سے ایک ٹکڑا بھی کسیکو نہ دینگے۔ اور نہ کسی کی فوج کو اسپر سوار ہونے دینگے جس کو ضرورت ہو اپنی ریل آپ بنالے۔

اب دیکھیں اس اعلان سے دوسری سلطنتوں کو کیسا جوش آتا ہے یقین تو یہ ہے کہ وہ لہو کا سا گھونٹ پیکر خاموش ہو جائیں گی۔

پھر محاصرہ کرنے لگے

ہم تو یہ سمجھے تھے کہ بس اب ڈچوں کا پاپ کٹا ہی جاتا ہے ہماری بہادر فوج نے اون کی ایسی سرکوبی کر دی ہے کہ اب وہ قیامت تک سر نہ اوٹھا سکینگے مگر وہ تو مثل شمع کے نکلے کہ جیسے سر کٹنے پر بھی جلتی رہتی ہے بلکہ اور زیادہ بھڑکنے لگتی ہے۔ ایسی ڈچوں کی قوت ہے کہ جمعیت کم ہونے پر بھی برابر لڑے جاتے ہیں بلکہ اب تو اونہوں نے پہلے سے بھی زیادہ ہاتھ پاؤں نکالے ہیں۔ کوئی دن ایسا نہیں جاتا کہ جس میں انکے حملے کی خبر نہ آتی ہو۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ جب ہماری بہادر فوج سے مقابلہ کرتے ہیں منھ کی کھاتے ہیں مگر کمال تو یہ ہے کہ اسپر بھی منھ نہیں پھیرتے۔ جو ڈچ کہ لڑتے لڑتے عاجز آگئے تھے اور ہاتھ پاؤں ڈھیلے کرکے بیٹھ رہے تھے وہ کمبخت بھی اب چست و چالاک ہو کر میدان میں آ رہے ہیں۔ چنانچہ سٹارڈرسٹن کے تمام باشندے پہلے جی چھوڑ کے بیٹھ رہے تھے مگر گذشتہ ہفتہ سے پھر اون میں حرارت پیدا ہو گئی۔ اور تمام باشندے مسلح ہو کے میدان جنگ میں آکودے۔ اور سب نے مل کر ایسا زور باندھا کہ خدا کی پناہ۔۔ سباشی ھیڈ کا اونھوں نے محاصرہ کر لیا۔ یہ تفصیل نہیں معلوم ہوئی کہ ہمارے ہیڈ میں ہماری بہادر فوج کسقدر لٹر میں۔ بہر حال جس قدر ہوں بالفعل تو وہ سب ڈچوں کے اڈنگے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ہماری بہادر فوج عنقریب اونکی مدد کو پہونچ جائیگی یقین ہے کہ اونکے پہنچتے ہی تمام ڈچ عادت کے موافق تتر بتر ہو جائینگے۔ اور ہماری بہادر فوج جو محاصرہ کے اڈنگے میں ہوگی وہ سینہ تان تان کے باہر نکل آئیگی اور ڈچوں کو

امریکا کو رحم آگیا

چینی سلطنت نے سب سفارتی گھوڑے دوڑائے ہر سلطنت سے رحم کی التجا کی مگر کسی نے پرواہ تک نہ کی۔ بھی جواب دیا کہ ہماری حسب منشا صلح کے شرائط طے ہوں تو ہم فیصلے کیلئے راضی ہوں اُن سبکی ضد یہی تھی کہ کل شہزادوں کو پھانسی دیجائے اور جتنے بڑے بڑے افسر ہیں سب چن چن کے مار ڈالے جائیں۔ اِس سزا سے سلطنت چین کا دل دُکھتا تھا آخر اوسنے امریکا کو گانٹھا پرائیویٹ طور پر کچھہ اوس سے معاملہ کر لیا ہوگا۔ غرض امریکا اوسکی خوشامد در آمد سے اوسکا طرفدار ہوگیا۔ چنانچہ اوسنے تمام طاقتوں کے پاس اس مضمون کی چٹھی بھیجی ہے کہ سلطنت چین اپنی سزا کو پہونچ چکی۔ شہزادوں اور افسروں کی سزائے موت کیلئے جو دول یورپ اڑی ہوئے ہیں یہ نامناسب ہے اس سزا میں ترمیم ہونی چاہئے اور باقی جو صلح کی شرطیں ہیں اون میں بھی کچھہ نرمی ہونی چاہئے۔ دول یورپ نے ابھی کچھہ اسکا جواب نہیں دیا۔ غالباً جرمنی اور انگلستان اس درخواست کو منظور نکریں۔ کیونکہ ان دونوں نے مل کر یہ عہد کر لیا ہے کہ ایسے میں تو چین اپنے انگوٹھے میں آیا ہوا ہے اسوقت خوب اسکا سر کچل دیا جائے تاکہ پھر کبھی اسکے دماغ میں فاسد مادہ نہ پیدا ہو سکے۔ اگر یہ اپنی ہٹ پر اڑے رہے تو ضرور امریکا چین کا معین ہوگا۔ اوسمیں اتنی قوت تو نہیں کہ ان دونوں کا مقابلہ کر سکے۔ مگر اتنا ضرور کر سکتا ہے کہ ان سے علیحدہ ہو جائے۔ اگر یہ بھی علیحدہ ہوگیا تو پھر فرانس کو ہاتھہ پاؤں نکالنے کا موقعہ ملجائیگا کیونکہ روس تو پہلے ہی سے الگ ہے فرانس بھی خاموش ہو جاپان بھی کسی

مسلمانوں نے کچھہ کر دکھایا

یہ چینی جنگ غالباً اب تک بگڑ رہی کیونکہ اب تک چینی مسلمان اسمیں شریک نہ تھے وہ خود یہ سمجھتے تھے کہ بیہودہ فساد ہے اسمیں شریک ہو کر کیوں بدنام ہوئے۔ باقاعدہ سلطنت چین کی طرف سے اعلان جنگ ہوتا تو شجاعت دکھانیکا لطف آتا۔ غرض ایسے ہی ایسے خیالوں سے مسلمان رعایا میں سے ایک عدد بھی شریک نہ ہوا۔ لیکن جب دول یورپ کی فوجیں سلطنت چین کے پیچھے ہی پڑ گئیں اور اوس کے برباد کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں تو اون مسلمانوں کو بھی جوش آگیا۔ ابھی کل مسلمان تو دست بشمشیر نہیں ہوئے اون کو شاید تحریک کا انتظار ہوگا مگر ہاں بعض مقامات کے مسلمان سر سے کفن لپیٹ کر اوٹھ کھڑے ہوئے۔ جرمنی فوج نے بوکسروں کو بہت تنگ کر رکھا تھا شکستیں دیتے دیتے اونکا دل شکستہ کر دیا لیکن جب مسلمان انکے شریک ہوگئے تو اونکی ہمت بندھ گئی۔ پھر جو وہ جان توڑ کر لڑے تو ایسے لڑے کہ جرمنی فوج کو بھگا کے ہی چھوڑا۔

اس سے پیشتر جو ہر جنگ میں برٹش فوج شریک ہوئی تو ناظرین اخبار کہیں یہ نہ سمجھ لیں کہ جرمنی فوج کے ساتھہ برٹش فوج بھی بھاگی۔ خدا نہ کرے وہ کیوں بھاگنے لگی تھی۔ اوسمیں اگر بھاگنے کا مادہ ہوتا تو اب تک ٹرانسوال سے ہی نہ بھاگ آتی۔ اس جنگ میں برٹش فوج جرمنی فوج کے شریک ہی نہ تھی۔ ورنہ یہ ہوتی تو شکست ہی کیوں ہوتی۔ بوکسروں کیساتھہ چونکہ بہ تہذیب مسلمان مل گئے تھے اسلئے شاید یہ سمجھکر اوسنے رخ بھی نہ کیا کہ ان ڈنگروں کیساتھہ جنگ کر کے وقت ضایع کرے

خوب جلے پھپھولے پھوٹے

قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹرانسوال کا جنگی ابتک ابھی عرصۂ دراز تک چلتا رہیگا۔ ایک تو یہ سبب ہے کہ ڈچوں نے خود اوبھار لیا ہے۔ کئی ہزار فوج جو جنگ سے علیحدہ ہوگئے تھے وہ دوسرا کے پھر اوٹھ کھڑے ہوئے۔ اور پہلے سے تو بھی زیادہ اب وہ کرتبے دکھانے لگے۔ علاوہ اسکے جوش کے مسٹر کروگر کی نسبت جو خیال تھا کہ اوسکا جوش ٹھنڈا ہوگیا۔ یہ خیال بھی غلط نکلا۔ اوسکا جوش ٹھنڈا نہیں ہوا۔ بلکہ خوب اوبال کھا رہا ہے وہ اسکی لاچار تھا کہ اوس کے پاس گولہ بارود نہ رہا تھا نہ فوج میں استعدد رہا تھا کہ عرصۂ دراز تک وہ مقابلہ کر سکتی۔ فرانس جرمن کو اوس نے تحریر کے ذریعے سے بہت ابھارا لیکن دونوں زبانی ہمدردی کر کے رہگئے۔ اسلئے اوسنے سوچا کہ زبانی تحریک کے بغیر کام نہیں چلیگا۔ مثل مشہور ہے جب آنکھیں چار ہوتی ہیں مروت آہی جاتی ہے چنانچہ کروگر علیہ الحکمت پہلے تو اپنے اصلی مرکز یعنے ہالینڈ پہونچے۔ اور پھر فرانس جا پہنچے۔ وہاں کے باشندوں نے مسٹر کروگر کی امید سے زیادہ آؤ بھگت کی۔ بندر پر روشنی وغیرہ بڑے اہتمام سے کی اور جب یہ جہاز پر سے اوترے تو خوشی کے نعرے بلند کئے تالیاں پیٹی گئیں۔ گاڑی کے آگے پیچھے ہجوم کرتے چلے۔ مسٹر کروگر نے جو وہاں اسپیچ دی اس سے خوب جل پھپھولے پھوٹے۔ انگریزوں کو بد تہذیب ڈاکو۔ بد عہد کہا۔ غرض زمانہ بھر کی برائیاں ثابت کیں ان فقروں پر فرانسیسی رعایا بڑے جوش کیساتھ ضرور دیتی تھی مگر اوسکا جوش تالیاں پیٹنا رہنے ہی تک تھا کسی سے یہ نہوا کہ ساتھہ دینے کیلئے اوٹھ کھڑا ہوتا مسٹر کروگر اور پہلے سے بھی خوش فرانس کی ابھی طاقت نہیں ہوئی کہ

برٹش اور امیر کی مڈبھیڑ

روسی اخبارات بھی غضب پھیلے پڑتے ہیں وہ ہمیشہ اسی بات کی کوشش کرتے رہتے ہیں کہ برٹش اور کابلی امیر کی کسی طرح کلپ ہو جائے تو ذرا مزا آئے - اور کچھ حاصل نہ ہو گا تو اونکی قوت ہی معلوم ہو جائیگی - اس کام کے لئے انہوں نے یہ ذریعہ سوچا ہے کہ برٹش گورنمنٹ کبھی نہ کسی طرح امیر کابل سے بدظن کر دیا جائے - اور امیر کابل کو جھنڈے پر چڑھا چڑھا کے جوش دلا دیا جائے اسلئے کبھی تو وہ امیر صاحب کی خیر خواہی کرنے لگتے ہیں - اور کبھی برٹش گورنمنٹ کو اونکی جانب سے چونکاتے ہیں - حال میں اونھوں نے ایک زنانے دار خبر امیر صاحب کی نسبت اوڑائی ہے - وہ یہ کہ امیر صاحب نے جو اپنی سرحد پر بیشمار افغانی فوجیں جمع کی ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ امیر صاحب کو برٹش کیطرف سے دفعۃً حملہ کر دینے کا کھٹکا لگا ہوا ہے - اور برٹش فوج کو امیر صاحب کی چڑھائی کا دھڑکا لگا ہوا ہے اسیوجہ سے یہ جنگ چین کے لئے ہندوستان سے زیادہ فوج نہ بھیج سکی - روسی اخبارات ہی اچھا شگوفہ چھوڑتے رہتے ہیں - اونہیں نسبت کی تو خبر نہیں اور ہندوستان کے متعلق خبریں اوڑانے بیٹھ گئے - یہ خبر ہی نہیں کہ امیر صاحب کا تزلزلہ روسخان ہی کی طرف رجوع ہے وہ تو کبھی بلا برٹش گورنمنٹ سے کچھ چکون کی اگر کچھ کافی مدد دیتا تو مین روس کے چھکے چھڑا دون اسیوجہ سے انہوں نے برٹش گورنمنٹ سے نہایت گرانہ بارود ہزاروں بندوقیں سیکڑوں توپیں تحفۃً مہرشتہ - فرمائشنا قیمتاً غرضکہ جسطرح ہو سکا لے کر اپنے سلح خانہ میں جمع کر رکھا ہے کسلئے ہوا سلیسے کرکسی

لارڈ رابرٹس زخمی شد ند

اے لیجئے بیٹھے بٹھائے روٹر خان نے اور ایک ہولناک کلیجہ دھڑکا دینے والی خبر بھیجدی پرسون کا تار ہے کہ لارڈ رابرٹس بہادر گھوڑے پر سوار تھے کسی وجہ سے گھوڑا چراغ پا ہوا اور لارڈ رابرٹس نے جو غصہ میں آ کے اون کو ملائی ٹھوکر جمائی تو گھوڑا ایسا بھڑکا کہ اوسکے پچھلے قدم بھی اوکھڑ گئے - اور اور پہلے کا حساب ہو گیا معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ رابرٹس بہادر گھوڑے کو میدان جنگ میں لیجانا چاہتے ہوں گے - اور گھوڑے نے ولایت کا رخ باندھا ہو گا اسیوجہ سے دونوں میں کشمکش ہوئی - آخر گھوڑا گھوڑا ہی تھا - کچھ گدھا تو تھا ہی نہیں کہ جدھر منہ کر کے بٹھا رہی دی - اور وہ سیدھا ہو لیا - چونکہ دونو باگیں لارڈ رابرٹس کے زبردست چنگل میں تھیں اسلئے وہ اپنا منشا پورا نہ کر سکا مگر لارڈ بہادر کا منشا بھی پورا نہ ہونے دیا - اور ہچ جنول ٹھوکر پڑی تو وہ اڑ اڑا دہم کر کے زمین پر آ رہا - جس روز لارڈ صاحب گرے تھے اسی روز یہ خبر آئی تھی کہ لارڈ صاحب زیادہ زخمی ہو گئے مگر دوسرے روز ذرا ہلکی خبر آئی - خدا کرے کہ لارڈ رابرٹس کا زخم جلد بھر جائے تاکہ وہ ہٹے کٹے ہو کر گورنمنٹ کے دل کا گھاؤ بھر دیں -

معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ رابرٹس بہادر کی قسمت بہت اچھی ہے کہ اسی پر خیر گذر گئی بس اب کسی طرح کا کھٹکا نہیں رہا - کیونکہ تقدیر میں جو ذرا جھٹکا تھا وہ اوٹھا ہی چکے اب ہمیشہ کیلئے فارغ البال ہو گئے - اب وہ مزے سے ہمیشہ اپنے ضمیر کے اندر فٹ بال کھیلا کریں - خدا نے اونکو ناگہانی آفت سے بال بال بچا لیا -

بخار نکالنے کا ذریعہ مل گیا

اسمین شک نہیں کہ فرانسیسی قوم انگلش گورنمنٹ سے بہت ہی جلی ہوئی ہے - گو گورنمنٹ فرانس بھی گو اوس کے دل میں فرنٹ ہے مگر بظاہر کسی خاص مصلحت سے میل جول ہے مگر اوسکی رعایا یہ بھی نہیں چاہتی - وہ تو یہی چاہتی ہے کہ برٹش گورنمنٹ سے کسی طرح دو دو ہاتھ ہو جائیں تاکہ خوب دل کا بخار نکلے - اور برٹش فوج نے جو فاشودا فرانسیسی فوج سے چھین لیا اوسکا خوب معاوضہ لیا جائے - اسیوجہ سے عام طور پر فرانسیسی رعایا نے کروگر سے ہمدردی ظاہر کی اور یہی کیکہ کروگر کا دل خوش ہو گیا جس بازار مین سے وہ نکلا اوسکے دیکھنے کے لئے خواہشمند تھے کہ جیسے ناظرین پنچ ہادر بادولت کی زیارت کے مشتاق ہیں (کہ دیکھیں کیونچ کس قسم کی ہے - کلہ جبڑا کس فیشن کا ہے - دل گردہ کس قماش کا ہے کہ آجتک قانون سڈیشن کی پرواہ نہ کی) کروگر نے چونکہ انسانی ہمت سے بڑھکے کام کر دکھایا اسلئے اوسکے مخالف بھی دیکھنے کے آرزومند تھے - چنانچہ تھوڑے سے انگریز بھی اوس بازار مین ایک طرف کھڑے ہوئے تھے - اور جب مسٹر کروگر نکلے تو اونہون نے تعظیم کے لئے ٹوپی نہیں اوتاری - فرانسیسی اس بد تہذیبی کو گوارا نہ کر سکے - اور اسی وقت سے مار شروع کر دی - جتنے وہاں کھڑے تھے اون کی تو خوب مرمت کر دی - اور پھر ہوٹل پر حملہ کر دیا - وہاں بھی بہت سے انگریز ٹھیرے ہوئے تھے اوسکے بعد شام کو انگریزی سفارتخانہ پر حملہ کرنیکی ٹھان لی - چونکہ پولیس کو پہلے سے ارادہ معلوم

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

چندۂ حجاز ریلوے

نام	مقام	رقم سالانہ	معرفت
حاجی حافظ محمد فخر الدین صاحب ٹھیکہ دار	کانپور	[illegible]	خدا بخش حافظ عبد الرزاق صاحب
نسیم خانصاحب سوداگر سامان چرم	//	[illegible]	کمیشن ایجنٹ قاضی محمود احمد
شمشیر خانصاحب خانساماں	دارجیلنگ	[illegible]	
کرم علی خان عرف کلو خانصاحب	چکلی بلندانہ	[illegible]	
شیخ محی الدین صاحب انجینئر رائل برادرس	//	[illegible]	کرم علی خان عرف کلو خانصاحب
ابراہیم سالار بخش صاحب	لکھنوی بمبئی	[illegible]	
حافظ عبد الرحمن صاحب	کلکتہ	[illegible]	
شیخ گھوممن صاحب	//	[illegible]	حافظ عبد الرحمن صاحب
شیخ عبد الرحیم عرف جھنیدو صاحب	کلکتہ	[illegible]	والد دیانت حسین صاحب
محبوب خان صاحب	//	[illegible]	//
منیر الدین خان صاحب	//	[illegible]	//
شیخ الٰہی بخش صاحب جمعدار	//	[illegible]	//
نور محمد خانصاحب	//	[illegible]	//
محمد یعقوب خانصاحب	//	[illegible]	//
شیخ عیدو میاں صاحب	//	[illegible]	//
شیخ غلام الرحمن صاحب	//	[illegible]	//
شیخ یوسف صاحب	//	[illegible]	//
شمس شیخ [illegible]	//	[illegible]	//
احمد اللہ خانصاحب، قائم [illegible] بمبئی	بمبئی	[illegible]	

ہندی مسلمانوں کی عالی حوصلگی

نام	مقام	رقم سالانہ	معرفت
عبد المجید پیر بخش صاحب ہیڈ کانسٹیبل کانسوڑ	خاندیس	[illegible]	
حاجی حسین خانصاحب	کاسرہ	[illegible]	
شیخ امیر صاحب	//	[illegible]	
اسمعیل خانصاحب	//	[illegible]	
شمشیر خانصاحب	//	[illegible]	
شیخ امیر صاحب شکاری	//	[illegible]	
شیخ گھاسی صاحب	//	[illegible]	
شیخ حسین صاحب	//	[illegible]	
شیخ چاند صاحب	//	[illegible]	
شیخ اعظم صاحب	//	[illegible]	
شیخ بابن صاحب	//	[illegible]	
شیخ نسیم صاحب	//	[illegible]	
شیخ سبزو صاحب	//	[illegible]	
شیخ یٰسین صاحب	//	[illegible]	
شیخ سیدو صاحب	//	[illegible]	
شیخ محبوب صاحب	//	[illegible]	
شیخ لال صاحب	//	[illegible]	
شیخ جی صاحب	//	[illegible]	
شیخ قادر صاحب	//	[illegible]	
چھوٹو محمد صاحب	//	[illegible]	
سید یٰسین صاحب	//	[illegible]	
بابا پیارے محمد صاحب	//	[illegible]	
ولایت علی صاحب	شملہ	[illegible]	
مولوی عبد القادر صاحب	شاہجہانپور	[illegible]	
سید محمد جمیل صاحب	//	[illegible]	مولوی [illegible] صاحب
عبد الکریم خانصاحب	//	[illegible]	

ہندی مسلمانوں کی فیاضی

نام	مقام	رقم سالانہ	معرفت
عبد اللطیف صاحب	شاہجہانپور	[illegible]	مولوی عبد [illegible] صاحب
امام علی خانصاحب	//	[illegible]	//
عبد الغنی صاحب	//	[illegible]	//
سید محمد شمس الدین خانصاحب	//	[illegible]	//

میزان مالہ [illegible]

رقم سابقہ [illegible]

میزان کل [illegible]

حافظ فخر الدین صاحب کانپوری ٹھیکہ دار کا ہم خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ذرا سی تحریک پر ۱۰۰ روپے کی رقم یکمشت عطا کر ڈالی اور چونکہ حافظ صاحب آزاد منش ہیں اور حق [illegible] والوں سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں دیگر ان (اتنا شکر ہے کہ پیرو ہم کے قرآن و تفسیر کا بیان نہیں لگتے) انہوں نے جب حجاز ریلوے کی ضرورت معلوم کی تو بے وجہ غم رقم مذکورہ دیدی اور [illegible] کیلئے اور رقم دینے بلکہ اور لوگوں سے بھی دلانے کا وعدہ کیا ہے۔

ہندوستان کے رئیسوں کو خدا جانے کیا ہو گیا ہے کہ ان میں سے ابھی کسی نے بھی کروٹ نہیں لی۔ اگر ان سے کسی ناٹک کے بنانے کیلئے [illegible] طلب کیا جاتا تو یقیناً [illegible] بجز [illegible] حجاز ریلوے [illegible]

معرکہ آرائی

پھر بھی اپنی بدی سے باز نہ آئے

حضور انجناب کے پاس پچھلی مرتبہ ریاست ناہن سے جو گمنام خطوط آئے تھے اون کی بابت انجناب نے ایک مضمون لکھ کر اخبار نیچہادر میں شائع کرادیا تھا بلکہ صاف طور پر اون لوگوں کو ہدایت بھی کردی تھی کہ آئندہ کبھی ہمارے پاس گمنام خطوط نہ بھیجا کریں۔ مگر خدا جانے ان کمبختوں کو کیا پھٹکار ہوگئی کہ کسیطرح باز نہیں آتے ہیں اور ماہ حال کو اور ایک خط انجناب کے نام دہر گیستا جسکا مطلب یہ ہے۔ آج کل راجہ صاحب کو سوائے اس کے اور کوئی کام نہیں بازنوکروں کی تنخواہ میں تخفیف کرتے ہیں یا ملازمان کی تعداد گھٹاتے ہیں۔ یا مقدمہ قائم کرکے سزائے جرمانہ کرتے ہیں۔ جس سے خزانہ بھر جائیگی ریاست میں جسقدر پرانے اہلکار تھے سب علیحدہ کر دیئے گئے۔ محکمہ پولیس و جنگلات میں بھی توجہ فرمارہے ہیں۔ اے پیارے ناظرین مجھکو جس قدر راجہ صاحب کی نیک چلنی تجربہ کاری انصاف پسندی کا ثبوت ملا ہے وہ بھی ساتھ درج کئے دیتا ہوں۔ میرے ایک خاص عنایت فرما جو بلکہ ملازم ہیں حال میں جو رخصت لیکر آئے اون کی زبانی جو وہاں کے حالات معلوم ہوئے وہ اعلیٰ درجہ کے ثبوت میں داخل ہوسکتے ہیں۔ راجہ صاحب نے جو اپنی ریاست میں انتظام کر رکھا ہے وہ کسی دوسری ریاست میں نصیب نہیں ہوسکتا۔ رشوت کا دروازہ آپ نے اپنی یہاں سے قطعی بند کردیا۔ اب معلوم ہوا کہ وہ بھی وجہ ہے کہ جو یہ لوگ راجہ صاحب کی نسبت ایسے ایسے برے برے الفاظ تحریر کرتے ہیں۔ خدا ان کمبختوں کو غارت کرے جو انہیں کا نمک کھا کر بدنام کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک تو راجہ صاحب نے اپنی ریاست کو ایسے ترقی دے رکھی ہے۔ کہ اوسکے دیکھنے سے پوری پوری بیدار مغزی پائی جاتی ہے۔ موسم گرما میں شہر کے اندر لوگوں کو پانی کی سخت قلت رہا کرتی تھی دو دو میل کے فاصلہ پر سے پانی منگایا جاتا تھا اب راجہ صاحب ایسا اچھا انتظام کر دیا کہ ہر گلی ہر کوچہ ہر محلہ میں پانی کا نل جاری رہیگا اگرچہ راجہ صاحب کو پانی کے منگانے میں بہت بڑی قباحت ہوگی اور روپیہ بھی زیادہ صرف ہوگا مگر تاہم بھی یہ کام رفاہ عام ہے رعایا کی اس تکلیف کو تاڑ دیکھکر راجہ صاحب نے یہ تجویز نکالی بلکہ عنقریب ہے اسمیں کامیابی حاصل ہوجائیگی کام شروع ہوگیا ہے اس کے انجنیر وغیرہ مقرر کردئے گئے مہاراجہ صاحب کا علاقہ پہاڑی ہے شہر کے چاروں طرف گرد اگرد بڑے بڑے عالیشان پہاڑ نظر آتے ہیں ایسے مقام پر رونق کا پیدا کردینا کوئی آسان بات نہیں یہ انہیں کا کام ہے مہاراجہ صاحب کے یہاں بڑے بڑے یوروپین جنٹلمین آفسر کام کرتے ہیں جن کو بڑی بھاری معقول تنخواہیں ملتی ہیں شہر کے چاروں طرف چکر نکال رکھی ہیں جن پر ہر وقت صفائی رہا کرتی ہے پھر ایسی حالت میں انجناب ان نالائقوں کی گمنام تحریر پر کب اعتبار کر سکتے ہیں بلکہ ہم تو خود راجہ صاحب کو توجہ دلاتے ہیں کہ ان بدمعاشوں کی جلد سرکوبی کریں۔ تاکہ آئندہ کسی قسم کا حوصلہ نہ کریں افسوس مہاراجہ پٹیالہ سے اپنی ریاست کا انتظام نہ ہوسکا اگر وہ مہاراجہ سرمور ناہن کے پاس رہکر سبق حاصل کرتے تو یقین تھا گورنمنٹ کبھی اپنے طور سے انتظام نہ کرتی۔ اگرچہ ریاست ناہن ایک چھوٹی سی ریاست ہے مگر تاہم بھی انتظام وغیرہ میں بڑھی ہوئی ہے اسی وجہ سے گورنمنٹ اس کی زیادہ عزت کرتی ہے اس ریاست کے مشہور ہونیکی یہی وجہ ہے۔ باقی آئندہ۔

ف

شیخ زین الدین آفت از بڑوہانہ ضلع مظفرنگر

یگانہ دہر مولوی عبدالقیوم کی رحلت

۱۸ ۔۔۔ ۱۳

افسوس صد افسوس کہ مولانا حکیم عبدالقیوم قادری بدایونی ایک ناگہانی صدمہ سے رحلت فرماگئے ان کی وفات پر جس قدر افسوس ہو تھوڑا ہے ؏

خدا بخشے ہزاروں خوبیاں تھیں مرنیوالے میں

آپ کہنے کو ہی عالم تھے بلکہ دل و جان سے اسلام کے خدمتگذار تھے۔ اسلامی حمایت گویا آپکی زندگی تھی اوٹھتے بیٹھتے۔ سوتے جاگتے اسی خیال میں محو رہتے تھے کہ کسیطرح مسلمانوں کی ترقی ہو۔ علماء اہلسنت کا جہاں کہیں جلسہ ہوتا تھا۔ یہ صدہا روپے کا نقصان اوٹھاکے پہونچتے تھے۔ پٹنہ عظیم آباد میں آپنے ایک جلسہ قرار دیا تھا بہت سے شہروں کا گشت لگاکے بڑے بڑے علماء سے شرکت کا وعدہ لیا۔ چنانچہ حسب وعدہ تمام علما جلسہ میں شریک ہوئے۔ مگر ناکامی قسمت راستہ روک کھڑی ہوئی

قسمت تو دیکھئے کہ کہاں ٹوٹی ہے کمند
دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا

ریل گاڑی جب دلدارنگر کے سٹیشن پر پہونچی تو آپ رفع حاجت کیلئے اوترے جب فارغ ہوکے ریل کے قریب آئے تو گاڑی چھوٹ گئی۔ مولانا صاحب نے جست کرکے گاڑی کی پٹری پر قدم جمالئے۔

اور خاطر خواہ مہارے یکے لواڑ پکڑ لیا۔ یہ سمجھے کر وہ بند ہے اسپر اچھی طرح اوسپر زور دیدیا۔ گر در حقیقت دروازہ کا کھٹکا نہیں لگا ہوا تھا۔ زیادہ زور دینے سے وہ فوراً کھل گیا۔ اور ایکدفعۃً کھل جانے سے کچھ ایسا جھٹکا لگا کہ مولانا صاحب مرحوم کے ہاتھ سے کواڑ چھٹ گیا۔ اور آپ ریل کی پٹری پر آ رہے۔ اوپر سے دو گاڑیاں بھی گذر گئیں۔ مولوی صاحب کے ہمراہ کئی اور مولوی بھی تھے۔ اس حالت کو دیکھکے اونمیں سے دو شخص ایسے بیتاب ہوئے کہ مولوی صاحب کو اٹھانے کیلئے چلتی گاڑی میں سے بے تحاشا کود پڑے۔ اور گاڑی ٹھیرانے کیلئے خوب غل مچایا۔ گاڑی ٹھہر گئی۔ مولانا کے ہمراہیوں نے اونکو اٹھا کے گاڑی میں ڈال لیا۔ زخم بظاہر مہلک نہ تھے۔ اسلئے مکان پر پہونچانے کا خیال نہ کیا۔ اون کے ہمراہ پٹنہ ہی میں لے آئے۔ یہاں پہونچکر حالت ردی ہوگئی۔ دو روز تک بیچارے اسی حالت میں رہے۔ آخر گذشتہ ہفتہ کی شب پنجشنبہ کو رحلت فرماگئے۔

مولانائے مرحوم حکیم بھی تھے اور بہت اعلی درجہ کی قابلیت رکھتے تھے۔ ہزارہا آدمیوں کو آپ سے فیض پہونچا رہتا تھا۔ آپکی کن کن خوبیوں کا ذکر کیا جائے۔ اصل تو یہ ہے کہ آپ سراپا خوبی تھے۔ جب کبھی یاد آجاتی ہے تو بیساختہ دل سے آہ نکل جاتی ہے۔ پہروں دل تڑپتا رہتا ہے مگر آخر مسوس کر صبر ہی کرنا پڑتا ہے۔ خداوند کریم مولانا صاحب کے ورثا کو بھی صبر عطا فرمائے۔ گو کہ مرحوم و مغفور کی یاد کسیوقت چین نہیں لینے دیگی لیکن اب سوائے صبر شکر کے اور کچھ چارہ ہی نہیں۔ صبر جمیل کا ثمرہ نیک خداوند کریم اون مرحوم کو بھی دیگا اور اونکے ورثا کو بھی۔

تاریخ مرگ المناک علامۂ عالم

۱۹۰۰ عیسوی

فقیہ زمان کامل اکمل شہید قوم مولوی عبدالقیوم نور مرقدہٗ

۱۹۰۰ عیسوی

کرد رحلت زین جہان رفتنی
وائی حضرت مولوی نامدار
از شہادت منصب اعلی گرفت
روح پاکش رفت در دار القرار
ہاتفی از فوت او اہل جہان
نوحہ خوان اندر فراقش روزگار
تا بہ کے این گریہ نالہ تا بکے
تا بکے باشی حسن تو اشکبار
صبر کن تاریخ رحلت خوش نویس
شد بجنت عالم عالی وقار

۱۸ ہجری ۱۳

راقم
حسن رضا خان حسن بریلوی

اللہ باقی من کل آنی

آندھی کے جھونکا پیچ عجیب ہے تم کو دیکھا پیچ جما دیا دو چار سوٹا پیچ۔ ارے توبہ ہوگیا دھوکا پیچ۔ لیکر بیٹھہ جاؤ موندھ ناپیچ۔ بندگی کے بعد پند کا پیچ۔ اور پکے گنگا جمنی فقرہ تمھو دیکھا پیچ سنئے۔

اس پردۂ کبود مین کوئی تو راز ہو
یہ آسمان کہان کا بڑا کارساز ہو

ہمارا دل اسوقت محیط دہر میں تختۂ خیال پہ سوار ہو کر نیچرل کے کارخانے کو بچشم خود ملاحظہ کرنے میں مصروف ہے۔ جدہر نظر جاتی ہے سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے جو اس شعر کے مصداق ہو سکے

جہان کل تھا میدان چٹیل پڑا
وہان آج ہے گھانس کا بن کھڑا

اسقدر جھاڑ جھنکاڑ کی کثرت ہے کہ دو ہی ہاتھ قدم رکھتے ہوئے خوف سا معلوم ہوتا ہے۔ ادہر پورب سے ایک ٹکڑا ابر شیل کا مثل جہیان فرنگ کے اوڑتا چلا آتا ہے۔ رفتہ رفتہ تمام آسمان پر پھیل گیا۔ اب کوئی گوشہ آسمان کا بادی النظر مین ابر سے خالی نہیں ہے۔ بجلی کی کڑک اور بادلون کی گرج سے نازک دل جو صدائے کس سے پریشان ہو جاتے ہیں۔ دل ہی دل مین بیٹھے جاتے ہیں اور بے اختیار اپنے گورے گورے نازک نازک ہاتھونکو کسی شکستہ دل کے گلے میں ڈالکر نہایت دہیمی دہیمی آواز سے کہہ رہے ہیں اُف اُف بچا ہوا یہ سین دیکھکر حضرت عشاق مارے خوشی کے جامہ سے باہر ہوئے جاتے ہیں دست دراز کر کے سینے سے لپٹا ہی لیا اور چشمان سے سرخ سرخ گالونپر مُہر لگا دیا۔ مزا آرہا ہے ساونکی امید پر ساقی خانم نے پورا کر دیا۔ وہ بھی سمان ہی رُت ہے پینے چلے ہیں کیون ہو نہ ہو

لپٹے جاتے ہین وہ بجلی کے ڈر سے
الہی یہ گھٹا دو دن تو برسے

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے متواتر چلے آتے ہیں۔ جس سے ہمارا خطہ خطۂ کشمیر ہی نہیں بلکہ کرۂ زمہریر ہو رہا ہے۔ خواہ مخواہ کو میخانہ کا شوق چرایا ہوا ہے۔ حضرت زاہد کو سلام رخصت کرکے رندان بادہ کش سے فوجکر بیٹھ رہے ہیں۔ اور شراب خانہ خراب کے نگے تک پیکر آپ رہے ہیں۔ بدہ ساقی مے باقی کہ در جنت نخواہی یافت۔ کنار آب رکنا باد و گلگشت مصلی را۔ کسی سمت سے یہ صدا پرزور آرہی ہے۔ ساقیا دے شراب لالہ گون۔ میرے حرف افزا سے افسون۔ غرض نیچرل نے اس موسم

مین جوش و خروش کچھ اس انداز سے کرٹ کرٹ کر پہر رہا ہے کہ بابد و شاید ۔ وہ بیچے سو رہے گئے جنگلوں مین جیسے بیٹھے مین جو وقت بادل گرجتا ہے سب یکبارگی چیخ اوٹھتے ہین سو کل بھی پیاری پیاری آواز سے کوک رہی ہے جنگل مین منگل ہو رہا ہے ۔ ہیجئے گھری ہوئی گھٹاؤن سے کچھ ترشح بھی ہونے لگا ۔ آسمان کی حالت دیکھکر معلوم ہوتا ہے کہ چند منٹ مین جل تھل ایک ہوگا ۔ مگر ساتھ ہی ساتھ آندھی کا جھونکا اس زور شور سے آگیا کہ جمے ہوئے بادلون کے لشکر و تکڑے آناً فاناً منتشر کر دیا ۔ اب آسمان صاف نظر آتا ہے ۔ ہان جا بجا کچھ تہوڑی تہوڑی بادل وہ بھی پراگندہ دکھائی دیتے ہین ساری آرزو پر پانی پہر گیا ۔ بجز آندھی کے سن سناہٹ کے کچھ سنائی نہین پڑتا ۔ معلوم ہوتا ہے ہوا کا سمندر بے حال ہے کیونکہ بڑے بڑے درخت جڑ مول سے گرے جاتے ہین پہر چھوٹے چھوٹے برو ہون کا کچھ پوچھنا ہے نہین ۔ چھاپر ۔ پاچبوترے کی ۔ وہان ۔ ایکہ سب ٹوٹ ٹوٹ کر گرے جاتے ہین ۔ بیچارے کسان اپنی کمائی اسطرح دست طوفان سے لٹتی ہوئی دیکھکر مارے رنج و غم کے لٹے ہوئے سے اپنے مکانون مین ہاتھ دھرے پڑے ہین ۔ کہیت کے کنارے جانا ہی نہین جاتا ہے ۔ کیونکہ فصل خریف کے دانہ کی کیا امید ہے ۔ سب اوکھڑ اوکھڑ رہے جاتے ہین بجائے پانی کے تختہ کے بس کا تختہ کہیتون مین بچھا ہوا ہے ۔ کسیقدر بوندون کے ہونے سے اطمینان ہوا تہا کہ قحط الٰہی کا پردہ چھاؤ کہو گیا مگر یہان دوسرا سامان بگیا معلوم ہوتا ہے کہ قحط نے سوپ ہل اوجالا ہیبت ناک شکل مین نمودار ہو گیا ہے

افسوس ہے بعد مدت کے تو دروگ کے ہوا تہا جینا پر گئی اور یہ کیسی مصیبت الٰہی کی ۔ مگر پہر بھی غریب رعایا اپنے دلون کو یون سمجھا رہی ہے اس پردہ آگبود مین کوئی تو راز ہے وہ آسمان کہان کا بڑا کارساز ہے جو کچھ قدرت کو دینا منظور ہوگا ۔ ہر حیلہ سے دیگا ۔ اسمین بھی کوئی راز ہے مگر مولانا پنچ مجھکو تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ باقی دین کل آندھی تمام مخلوق نہ دار رہگی بجائے مخلوق کے آندھی اندھی رہیگی کیونکہ آج جار روز ہو گئے آفتاب علیخان نے اپنا چمکتا ہوا چہرہ دیکھا ہی نہین ۔ رات دن ہوا کا طوفان جاری ہے آپ بذریعہ اپنے پرچہ کے مضمون ہذا سے اپنے ناظرین کو مطلع فرمائے تاکہ بعد مغرب خدائی درگاہ مین ہاتھ اوٹھا کر عاجزی سے دعا مانگین کہ اللہم احفظنا من کل بلیار دمن کل بنا چرین کیونکہ یہ کمبخت جب تک رہینگے جو کچھ آفت نہ آئی وہ کم ہے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ مقبولیت کا دروازہ کہلا ہوا ہے آندھی کے ساتھ ہی یہ کمبخت بنا چرین بھی غائب غلہ ہو جاینگے ۔ ورنہ آگے آپ جانے اور آپکا کام ۔ ہمارا کام جتلانا ہے یارو ۔ اب آگے تم جانے جانو نہ جانو ۔

الملہم

لے فلک یہ رُت پہ تواں گہٹا
چہا رہی ہے ہر طرف آندھی گہٹا

مجنگلا ۔ بہر کار ۔ کہیکا خرید نیا تجارتی حسین خرید خبر جو ادا کا

وائے بربادی کوئی تاپڑ کیسا گہر چلو

وکیل مجلس مختار ۔ سنت کار ۔ دلال ۔ دجال

محرر مخبر ۔ بیرسٹر شیخ پنچ بہادر منادی مین ڈھول اشتہار مین چوب زادہ مشہر شیخ ۔ در شوتہ دنجلا ۔ دو لبلا ۔ دتحریرہ ۔ مغبارہ ۔ وغیرہ ۔ بجائے تسلیم کے ایک نابالغ کو دیہ بطور رشوت کے نذر تشریف مین شہر لستادون دیکھئے سنبہلے ہر کہین دوسری راہ سے نکل جائیگے ناہین ناہین ارے میان کیا ہے کیا خبر بشند اجی حضرت کچھ نہ پوچھئے خیر بہت دور ہے یہ تو زمانہ ہی شر ہے یہی آخر کچھ کبھی تو ہی ۔ میان کہین کیا تم تو بیکار پیرے سے ہوئے جاتے ہو دل ہی تو ہے کسی بات کو جگر بل اوٹھا ۔ کیون نہ ہو واہ بابا مجھی سے یاد دین بازبان معلوم ہوا کہ قبلہ کو شعر اشعار خوب یاد ہین پہر آخر مطلب ہے کیون سٹلے جاتے ہو عجب سے منتے معلوم ہوتے ہو ۔ کیون نہ ہو کہین شہر ملک خبر بری ہوکے بے پر کی اوڑاتے ہو اور مجھی کو بیٹھا باتون ہوا چہا حضرت جرجی مین آوے کہجائے مین ابھی درخواست کرتا ہون اور پولیس کو تمہاری خبر لینے کیلئے بلاتا ہون ۔ بہائی تفریح ہی تفریح مین بگڑ گئے اور جو بھی آپکا ارادہ ہے تو انجناب کب عذرداری داخل کر سکتے ہین ۔ کیا کہین ہو تو رے بے دال کے بودم ۔ مطلب تو ہمارے شعر ہی سے ٹپکتا ہے ۔ دعویٰ تو ہے حضرت کو ذہانت کا اور سمجھے خاک نہین بانجر نہین ۔ کیون جی پہر وہی لیتی ہانین میراد ماغ پہر گیا برائے خدا اصل حال کہو ۔ یہی کیا کہین اب تو یہ رنگ اور بھی رونگے ۔ ارے ہین ہین کون روئینگے اور کیا لوٹینگے کیا بہا گلپوس کے مانند دواری سب زیادہ مرنے لگے کہ حلال خور سب روپیہ پیسے لوٹینگے ۔ اجی نہین بہلا وہ لوگ کب مرنے والے انجناب نے تو سارے تین ماہ تک

صلے و جلسے کا رخ لینے پڑے مدت سے ان لوگوں کے
حق میں بددعا کیا تہا تو صرف وہی ورجن ڈی لنگ
ہو رہے تھے نہ معلوم کہ کونسی دوا تجربہ انہوں پائی
ہے کہ جس سے اپنا فرزند بڑھا کر چوز ٹرمو تا شاعر
آب حیات کا ساقی و شہاب کر دیتے ہیں - زر کیا
تمہارا کسی جو رہ تہیں سے نکاح ہونے والا
ہے کہ لوگ خرمے لوٹینگے - لے سنبہل کے
برلو ایک کنوارے بالے کے دامن میں
عیب کا دہبہ لگانے جو ابھی انجانب کا نکاح
ہونے لگا ابہی تو سن بلوغ کو بھی نہیں ہو بچے
ہیں - جو رہ مو میں کو لاکے کیا پایا ہنگے - نہیں
زرکیا سلطان المعظم کی جوبلی کے خوشی میں تمہار
شہر کے رؤسا روپے بار کردے لوٹا بنگے
کہ غریب غربا خوب لوٹینگے - جی لیں ہو چکا ہزے
ابا جھگڑے میں ایک جھوٹی سی بات کے مطلب
کو تو ہو بیج ہی نہیں سکتے لیکن دعوے ہے
ذہانت تمہارا یہاں کے رؤسا کو یہ ہمت کہاں
ایک چھوٹا سا مدرسہ تو قایم کر ہی نہیں سکتے
لیکن سلطان المعظم کی خوشیاں ہی منا بنگے
گرچہ تو ندر شریف میں روپیہ بے اندازہ رکھتے ہیں
لیکن کار خیر میں ایک چہدام بلکہ ایک کوڑی
نکلنے نہ پائے - نہیں تم جہوٹے ہو ابھی کیا
خوشی منانے کے دن گئے ہو - اچھا بتاؤ کبھی
جلدی کرکے لوٹینگے اور کیا لوٹینگے کیا محمد اسمعیل
کو ہر روز ہی پہ کسی نے مقدمہ چلا دیا کہ جیت کر
روپے لٹا بنگے اور مساکین لوٹینگے - جی ہاں
بس ہو چکا ایک ادنی سی خبر تو معلوم ہی نہیں
لیکن اسپر یہ دعوی کہ ہم اپنے معزز ناظرین کو
زرا لنوال کے جوبلی (چین) کی خبر سنانے
ہیں ہوسے اون پر مقدمہ چلانے کا کسکا مجال
اور پھر وہ بیچارے ہیں یہ جرات کہاں -

اچھا اچھا معزز جاؤ تو خدا کے واسطے مطلب
بتاؤ - بس ہم تو یہی کہینگے کہ اب یہ لوگ اور بھی
لوٹینگے - اے توبہ توبہ لاحول ولا قوۃ خالی گئے
گئے کا فقرہ باندہ دیا بیکار بق بق زق زق
لگا رکہا ہے فضول میرے آفس کو گونجا رہا
ہے مطلب کی ایک بھی نہ کہی ارے کوئی ہے
نکالو اس رسالی بینڈ کو خالی گئے گئے
کی اودہم مچا رکہی ہے - اچھے حضور معاف
کیجئے کہو دیتا ہوں سمع خراشی ہوئی - لیکن
ذرا جیٹ چرہا کے کان بیٹھا کے ران چیر کے
ہاتھ میں مولا بخش لیکے سیدھے سنئے کہ گر
ہو جائے تب تو مطلب کو پہونچیگا ورنہ یونہی
ہوں ہوں کرتے رہجائیگا - لیجئے کان لاہئے
اور سنئے اس ضلع بہاگلپور کے کسی گاؤں
میں اتفاق سے دو ایک مختصر سا ایک سٹیٹ
میں گذر ہو گیا اور خوبی تقدیر سے اسٹیٹ
بھی ہے نابالغ کا پہر کچھ نہ پوچھئے پانچوں
گھی میں اور سر کڑاہی میں آج کل ان پر بالغوں
نے وہ اودہم مچا رکہی ہے اور لوٹ کا جال
پھیلا دیا ہے کہ خدا دے اور بندہ پاوے
عاقل را تو بہ عاقل اشارہ بس است آپا سمجھ کے
بیچ میں واسطے بہادری کوئی تا ہے کسی کا
گہر جلے -

ہاف

ہر آنکس کہ بخشن من آید بجنگ
نہ بیند بجز دود رنج و گر زنگ

ہسلم

محمد اکرام الحق - قاضیہ لیجک، بہاگلپور

آجکل کی شاعری

کبھی یک بیک جو ہوا پلٹ نہیں دل کو میرے قرار ہے
کروں غم ستم کا میں کیا بیان مرا غم سے سینہ فگار ہے

قلم اٹہانے سے نہیں اٹہتا - سنبہالے
نہیں سنبہلتا - گر گر پڑتا ہے ہائے عقل صد
چاک کی آہ و بکا کا اثر اس تک بھی آ پہنچا - ہائے
یہ بھی مبتلائے رنج و غم ہو گیا ہائے اس نے
بھی وہ سیاہ ماتمی لباس پہن لیا - جو حضرت
دل مدت سے زیب تن کئے ہوئے تھے
ہائے یہ بھی انہیں کے نقش قدم پر چلنے لگا بلکہ

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا مل گیا - اب دونوں کر
خوب اپنا رونا رو چکے - خوب جس میں نکالیں
گے خوب دل کے پھپھولے توڑ دیں گے - کسی
شاعر نے سچ کہا ہے ؎

خوب گذرے گی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

اور ہاں اب بفضل خدا حضرت دل اپنا
افسانہ اپنا قصہ اپنی رام کہانی اپنا حال بیان
کرینگے اور ہاں سب کو ماتمی لباس پہنا کر جانب
ہستی روانہ کرینگا - اور یہ بیچارے بے زبان
پیام بر اپنی زبان حال سے ان شعرائے نازک
خیال بلند پرواز شیریں مقال کے مزار پر
جو مدت سے پیوند زمین ہو چکے ہیں وہ وہ
قصہ بیان کریں گے وہ وہ مرثیہ پڑہیں گے
کہ دربار سخن میں آگ لگ جائیگی - صرف بطور فرط
الم سے جا بجا شرپی پہرے گی - سخن فہم
شفیق القلب آدمی آٹھ آٹھ آنسو روئیں گے
اور وہ گردوں رس آہیں کہینچیں گے - کہ
عرش بریں پر رہنے والے بھی الامان الامان
کا کلمہ پڑہینگے اور انہیں کا دم بہر بینگے - واقعی
جسوقت ان بلبلان ہند کا خیال آتا ہے کہ
جنکے لب معجز نما نے ایک عالم کو تہ و بالا کر ڈالا -
اور جنہوں نے دربار سخن میں وہ وہ کرنے اور

نے جو سے دکھایا ہے کہ مسیحا بھی دیکھکر دنگ ہو گئے۔ گلشن ہستی میں وہ وہ رنگ لگائے وہ وہ گل کھلائے کہ نغمہ سنجی اور نغمہ سرائی میں وہ نام پیدا کیا کہ طائران خوش الحان و مرغان چمن نے ہمسری کا دعوےٰ چھوڑ دیا۔ گل ہائے خندہ نے جوش جنون میں پیرہن چاک کر ڈالے اور بیچارے غنچے مارے شرم کے سرنگوں ہو گئے۔ ہائے اس زمانہ میں یہ جوش تھا کہ جب یہ شاعری شاہان مغلیہ کے دربار کے نور نظر سے زیب و زینت پا کے ناز و نعم میں رہتی تھی۔ کسطرح ہزاروں گلشن کو رشک مستانہ وار مشق خرام ناز کیا کرتی تھی۔ کسطرح بزم رندان اور محفل علماء کو باعث زینت و بارونقی تھی۔ کسطرح عاشقوں بیدلوں کے دل پژمردہ کو تر و تازہ کرنے کے لئے غنچہ تبسم کی بیساختہ روی کا کام کیا کرتی تھی۔ کسطرح عروس اردو کو طرح طرح کے زیورات اور قسم قسم قیمتی شاہانہ لباس پہنا کر لٹریچر کے سٹیج پر نچاتی تھی اور ایک عالم کو لبھاتی تھی۔ مگر ہائے۔

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
سدا عیش دوران دکھاتا نہیں

اب وہ دن چلے گئے۔ وہ زمانہ چلا گیا اس زمانہ کو شاعری کا عہد شباب سمجھنا چاہئے اور اس زمانہ کو عالم پیری۔ کیونکہ اب نہ اسکا کوئی قدردان ہے نہ کوئی مربی ہے نہ کوئی سرپرست ہے نہ کوئی چاہنے والا ہے بیچاری خاک بسر پریشان و خستہ در بدر ماری پھرتی ہے مگر ہے

کس نمی پرسد کہ بھیا کون ہو

ہائے انقلاب عدو ایک عجب آفت جہان ہے کہ جس کے سر ہوا اسے بے سرو سامان کر ڈالا جس کے پیچھے پڑا اُسے خانمان برباد کر دیا۔ جس پر نظر عنایت کی اُسے ساری دنیا کی نظروں سے گرا دیا جیتے جی خاک میں ملا دیا۔ دین دنیا سے گنوا دیا۔ ہائے جب رستم و اسفندیار جیسے نامی پہلوان اور سکندر و دارا جیسے نامی شہنشاہ اس کے ہاتھوں سے نہ بچے تو بیچاری شاعری کی کیا مجال تھی کہ اس کے سامنے سر تسلیم خم نہ کرے دم بخود نہ ہو جائے۔ اور جو کچھ سر پر آئے اُسے بسم اللہ کر کے سر پر نہ لے۔ اور مقطع نہ پڑھے یہ شعر نہ پڑھے۔

اگر بخشے زہے قسمت نہ بخشے تو شکایت کیا
سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

مگر اس شعر کے پڑھنے سے بھی شاہان مغلیہ کی لاڈلی کو کب تسلی ہوتی ہے یہ بیچاری پہروں روتی دھوتی آنسو بہاتی۔ آہیں بھرتی سر پر خاک اور ملالی پھرتی ہے بعض اوقات اسے پریشان و آشفتہ دیکھکر آجکل کے فیشن ایبل جنٹلمین جنہیں سوائے ڈینگیں مارنے کے اور کچھ نہیں آتا۔ اس کے قدردان ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ مگر یہ بیچاری آفت کی ماری زمانہ دیدہ سب کچھ سمجھتی ہے۔ ان کی لیاقت۔ حماقت۔ طور و اطوار۔ طریق زندگی۔ تعلیم و تربیت غرضکہ تمام اوصاف دم بھر میں تاڑ جاتی ہے اور اُن اطفلان دبستان کو دھتا بتا دیتی ہے۔ سچ ہے اگر ایسی صحبت سے پرہیز نہ کرے اور سو پر آفت نہ سید کو تجربہ تنہائی را۔ کا کلمہ نہ پڑھے تو کیا کرے۔ کیونکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو اس کی قدر کے لئے اعلیٰ درجہ کی تعلیم و تربیت۔ لٹریچر کی ہسٹری اور ہر قسم کے سوشیل۔ پولیٹیکل۔ اور مذہبی معاملات سے واقفیت۔ خداداد طبیعت اعلیٰ اور پاکیزہ خیالات۔ عاشق مزاجی۔ پاکیزگی وغیرہ کی ضرورت ہے۔ جس شخص میں یہ اوصاف حمیدہ نہیں وہ کبھی شاعری کا ہمدم و ہمونس نہیں ہو سکتا کبھی مربی و سرپرست نہیں ہو سکتا۔ مگر سچ ہے

قدر جوہر جوہری داند

مگر ہائے انڈیا کی بدقسمتی سے آجکل یہ در یکتہ عنقا ہو گئی ہیں۔ اور زیادہ تعداد صرف ایسے اشخاص کی پائی جاتی ہے جنہوں نے فن شاعری کو خالہ کا گھر سمجھ رکھا ہے۔ شاید انہیں معلوم نہیں کہ آتی ہے اردو زبان آتے آتے +

باقی

خاکسار الیس۔ نارائن آزاد۔ خانمان برباد لکھنوی۔ از کیماڑی بندر کراچی۔

جاسوسون کی رپورٹین

لارڈ کچنر ناتال سے ٹرانسوال جا پہنچ گئے

کمبرلی کے جنوب مین ڈچون نے جس مقام پر ریلوے برباد کی تھی وہان سے جنوب کیطرف کو پچ فوجین بڑھ رہی ہین- سٹانڈرسٹن باشندون نے بھی بہت ہتھیار سنبھالے اور ڈچ فوجون مین شامل ہو گئے- راگنے ہیڈ کا ڈچون نے محاصرہ کیا ہے-

۱۰ ماہ حال کہ جو فرنچ فوج پکن سے روانہ ہوئی تھی وہ لڑ بھڑ کر تانگ لنگ مین داخل ہوگئی- باکسرون کے تین سو سپاہی کام آئے فرنچ فوج نے شاہی مقبرہ پر قبضہ کیا-

۱۳ ماہ حال کہ بلومفونٹین کے جنوب مین مقام ایڈنبرگ پر ڈچون سے مقابلہ ہوا- ڈچون نے ریلوے کاٹنے کی کوشش کی تھی مگر پسپا کر دیے گئے- اُنکے ۵ سپاہی مقتول و مجروح ہوئے-

۱۲ ماہ حال کہ ایک جرمن فوج نے پکن کے شمالی مغرب مین بڑی دیوار کیجانب مقام نانکاؤ پر قبضہ کیا-

ٹائمز کا نامہ نگار پکن سے تار دیتا ہے کہ لی ہنگ چنگ کا بیان ہے کہ پرنس ٹوان حد منگولیا کے مقام ننگہیا سین کو بھاگ گئے ہین- ٹائمز ایک اور تار سے مظہر ہے کہ وزراے پکن اپنی ضد سے باز آرہے ہین- اور باغی سردارون کے قتل کا جو مطالبہ کرتے تھے اوس مین تخفیف کی- پہلے تو چینی قانون کیمطابق انھون نے پہلے سخت سے سخت سزا دینی چاہی تھی مگر معلوم ہی تھا کہ شہزادے قانون سے بری ہین-

کل شام کی خبرون سے واضح ہوتا ہے کہ زار روس کی علالت اور بڑھ گئی-

لارڈ رابرٹس رپورٹ کرتے ہین کہ ڈچون نے تھبانچو کے مشرق مین ایک پر حملہ کیا لفٹنٹ پیکسٹن اور ریڈفورڈ رجمنٹ کے ۳ سپاہی مارے گئے- ڈچون نے ایڈنبرگ کے اطراف کئی مرتبہ ریلوے اور ٹیلیگراف برباد کی- کمبرلی کے قریب اونھون نے پل توڑنا چاہا تھا مگر ناکام رہے بورکیچپ کے قریب ایک سامان رسد کی گاڑی اور ۱۲ سپاہیون کو کمینگاہ سے نکلکر گرفتار کرلیا-

بیان کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ نے جنگی مصارف کے علاوہ حسابات کا تصفیہ کیا ہے کہ دس بارہ ملین پونڈ مزید آلات حرب اور توپین بنانے مین صرف کیے جائینگے- یہ توپین جرمنی توپون کی طرز پر ہونگی-

انگلنڈ سے ایکہزار افسرون اور سپاہیون کی جو کنٹنجنٹ آسٹریلیا کی سلطنت متفقہ کے افتتاح کیلئے روانہ ہوئی ہے وہ غالباً کولمبو مین ٹھہرےگی-

لندن ٹائمز پکن کے ایک تار سے مظہر ہے کہ لی ہنگ چنگ نے وزراء کو ایک شاہی فرمان بھیجا ہے جسمین شہزادون اور اعلیٰ سرکاری افسرون کے لئے بہت ہی کم سزا دینے کا فیصلہ کیا ہے- اور لکھا ہے کہ شاہی دربار اس سے زیادہ سزا نہین دیسکتا اس گستاخانہ فرمان نے وزراے خارجیہ کو اور بھی برانگیختہ کر دیا ہے اور وہ اسبات پر اڑے ہوئے ہین کہ ان شہزادون اور سرکاری عہدہ دارون کو سزاے سخت دیجائے-

لندن مین افواہ ہے کہ گورنمنٹ کو ایک پرائیویٹ تار وصول ہوا کہ لارڈ رابرٹس گھوڑے سے گر کر سخت زخمی ہوئے-

لارڈ رابرٹس کا ایک رپورٹ مظہر ہے کہ ایف رجمنٹ کی ایک چوکی واقع مغرب المیمل پر ڈچون نے بکایک حملہ کیا- مذکور رجمنٹ کے ۵ سپاہی مقتول و مجروح اور ۱۴ قید ہوئے-

آشانٹی کا کمانڈر انچیف گرفتار کیا گیا- اور امید ہے کہ بہت جلد ان باغیون کا نام صفحۂ ہستی سے مٹ جائیگا-

امیر البحر سیمور اور برٹش سفیر متعینہ شنگھائی ہر مجسٹی کے الاکریٹی سٹیمر پر سوار ہو کر نانکنگ کے بندرگاہون کیطرف روانہ ہوئے-

اتوار کے روز لارڈ رابرٹس مع گھوڑے کے گر پڑے- لارڈ موصوف کو کوئی چوٹ نہین آئی- اور اچھی طرح کاروبار سلطنت انجام دیتے ہین-

مسٹر کروگر آج مارسیلز مین فروکش ہوئے- اور لوگون نے بڑے جوش و خروش سے اونکا استقبال کیا- مسٹر کروگر کو یہان جو ایڈریس دیا گیا اوسکے جواب مین اسپیچ دیتے وقت برٹش گورنمنٹ کی سخت مخالفت کی اور اسے وحشی اور ظالم کے نامون سے یاد کیا ان الفاظ پر لوگون نے خوشی کے نعرے بلند کئے- اور زور زور سے چیرز دیے گئے- مگر برٹش گورنمنٹ کے خلاف کوئی آواز نہین کیا گیا-

علالت زار کے متعلق تازہ خبرون سے ظاہر ہوتا ہے کہ پرسون دن بھر اُن کی حالت اچھی رہی مگر رات کو نیند کم آئی-

مہاراجہ صاحب بیکانیر مہم چین سے واپس ہندوستان کو تشریف لاتے ہیں۔

ڈیرہ غازیخان میں انڈس ندی کا تار پل جاری ہوگیا۔ فوجی آمدورفت کی سہولت ہوگئی ہے۔

ہندوستان میں شاہی آرمی میدانی توپخانہ کو منسوخ کیا جائیگا اور ۵۰ فیلڈ کا سامان ملیگا۔

حیدرآباد دکن کے ضلع ہاسیم میں طاعون کے کارن دھنگی جاگیر کا سالانہ میلہ بند رہیگا حکم ہوگیا۔

پارہ سمت سیکن میں فرنگی سفارتخانے احاطے کی قلعہبندی کیجائیگی اور کوئی چینی اندر آنے نہ پائیگا۔

قندہستان کی شمالی و جنوبی حدود پر جنگی چوکیاں بنانے کے لئے میانمیر سے ۲۲ ویں پلٹن بلداران جائیگی۔

خوشحالگڈھ سے کوہاٹ تک ریلوے بنانیکا کام پر نمبر ۹ کمپنی سفرمینا جائیگا اور لگایا جائیگا۔

ہندوستان میں ایک امریکن بنک قائم کرنے کیلئے مقام کلکتہ پسند کیاگیا۔ مسٹر برک اسی لئے فلاڈلفیہ سے چلدئے۔

لارڈ ہمپٹن کو زکام ہے ۔ ۱۸ ار کو بذریعہ سپیشل ٹرین میرٹھ سے بمبئی روانہ ہونے والے تھے باعث باقی سیر ہند کا ارادہ فسخ فرمایا۔ ۱۸ ار کو بمبئی سے جہاز پر سوار ہوکر آسٹریلیا روانہ ہوگئے۔

کرنل نوازخان صاحب برٹش ایجنٹ بارکابل پہنچگئے۔ امیر صاحب نے خوب استقبال کیا۔

مہاراجہ صاحب بہادر گجرات نے گورنمنٹ آف انڈیا سے یورپ جانیکی اجازت حاصل کی ۔ وجہ معقول بتلائی ہے۔ تین ماہ سے زیادہ نہیں لگا سکینگے غرض صرف تبدیل آب و ہوا اور تندرستی ہے ۱۷ ار نومبر کو یورپ روانہ ہوگئے۔

چھوٹا ناگپور میں گذشتہ فساد کے متعلق ذرم منڈاہ کے ۱۵۰ ملزم سشن سپرد کئے گئے۔

ہندوستانیوں کو ہدایت ہوئی ہے کہ مقررہ عرصہ سے زیادہ رہنے پر ایلاؤنس سے زور ہایال کریں گے۔

لاہور میں کمیٹی کا سوال بن رہا ہے کہ سرکاری ملازم چندہ دے سکتے ہیں یا نہیں۔

بمبئی میں شاہ ایران کی طرف سے مرزا علی محمد خان کونسل مقرر ہوئے اور حاجی محمد خان کاشف السلطنہ کو سبکدوش کیا۔

ریاست مراد نگر میں وباے سفید کا زور پایا گیا موسم کے خلاف ہے۔

کلکتہ سے دو کروڑ ڈالر کا مال ہر سال امریکا جاتا ہے اسلئے یہاں امریکن بنک کی ضرورت سمجھی گئی۔

سرحدی قبیلہ جات پر بھی لڑاضیات کے سردار مازہ خان تمندار کی وفات کی خبر آئی۔

سرحدی انتظام کے متعلق عید تک سے تھل تک سڑک نکالنیکی تجویز بالفعل ملتوی رہی۔

۲۴ ویں پلٹن بلداران جبرال سے لٹی اور براہ راولپنڈی جہلم میں مقیم ہوگئی ہے۔

حضور والسرائے بمع جناب لیڈی صاحبہ جو سوپہ آف ریکہ گروار نومبر کو لیہ در ہیرکوہ میں پہنچنے والے تھے پرائیویٹ تہا۔ سید ہے رزیڈنسی تشریف لیگئے دوسرے روز ایڈریس خیر مقدم مجلس تجارت کی جانب سے دیا۔ یہاں سے ارانا کو کم لگئے۔ کالج سے ایڈریس حاصل کیا۔ باقی دن رزیڈنسی میں ملاقاتوں میں گذرا سری راجہ کو جن ملاقات کو آئے حضور والسرائے نے بازدید فرمائی۔ منگل کو رنگون پہنچینگے۔

بنارس پولیس نے ایک جعلی سب انسپکٹر کو رشوت اینٹھتا ہوا گرفتار کیا۔ یہ فرنگی ہے۔

ہندوستان میں جنگی سررشتہ باربرداری کی ترقی کی عظیم تجویز حضور وزیر ہند نے منظور کرلی ہے اب اامن میں اس سررشتہ کا عملہ ہوگا۔ ۲۶ برٹش افسر ۵۵ برٹش نن کمیشنڈ افسر دیسی افسر اور نن کمیشنڈ افسر ۲۷۳ ہونگے ۴۰۱ ویٹرنری اسسٹنٹ مدکلارک ہونگے۔ اس سررشتہ میں ۰۰ ۲۲ ہانکنے والے ہونگے اور ۱۳۲۲۳ اونٹ اور ۵۰۶ یابو ہونگے۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۱۸ ار نومبر	۱۴	۸	۱۲۳
۱۹ ار "	۱۳	۱۴	۱۰۰
۲۰ ار "	۱۰	۹	۱۰۹
۲۱ ار "	۱۳	۴	۱۹
۲۲ ار "	۹	۷	۱۱۰
۲۳ ار "	۹	۸	۱۱۸
۲۴ ار "	۲۳	۷	۱۲۲

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالمجید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا